124290 - اذان فجر كے دوران جماع كرنا

سوال

میں نے رمضان المبارك میں فجر سے قبل بیوی سے ہم بستری كی اور اسی حالت میں تھا تو اذان شروع ہو گئی اور اذان ختم ہونے سے قبل ہم بستری ختم كر دی كیونكہ میرا خیال تھا كہ اذان ختم ہونے تك جماع كیا جا سكتا ہے، كیا میرے ذمہ كچھ لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب مؤذن طلوع فجر كے وقت اذان دیتا ہو تو طلوع فجر سے لیكر غروب آفتاب تك روزہ توڑنے والی اشیاء سے اجتناب كرنا واجب ہو جاتا ہے، لہذا جب مؤذن اللہ اكبر كہے تو فورا كھانے پینے اور جماع اور روزہ توڑنے والی اشیاء سے رك جانا چاہیے.

امام نووی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" جب طلوع فجر ہو جائے اور اس كے منہ میں كھانا ہو تو اسے باہر نكال دینا چاہیے، اگر تو وہ منہ سے باہر نكال دیتا ہے تو اس كا روزہ صحیح ہے، اور اگر اس نے نگل لیا تو اس كا روزہ ٹوٹ گیا...

اور اگر طلوع فجر ہو چكی ہو اور وہ بیوی سے مجامعت كر رہا ہو اگر تو فوری طور پر وہ رك جاتا ہے تو اس كا روزہ صحیح ہے، لیكن جب فجر طلوع ہو چكی ہو اور اسے طلوع فجر كا علم بھی ہو چكا ہے اور وہ پھر بھی مجامعت كرتا رہے تو اس كا روزہ باطل ہو جائیگا، اور اس میں علماء كا كوئی اختلاف نہیں اور مذہب كے مطابق اس پر كفارہ ادا كرنا لازم ہے " انتہی

دیكھیں: المجموع (6 / 329).

اور ان كا یہ بھی كہنا ہے كہ:

" ہم ذكر كر چكے ہیں كہ طلوع فجر ہو جائے اور كسی كے منہ میں كھانا ہو تو اسے منہ سے باہر نكال دینا چاہیے اور وہ اپنا روزہ پورا كر لے، لیكن اگر وہ طلوع فجر كا علم ہو جانے كے بعد اس كھانے كو نگل جائے تو اس كا روزہ

باطل ہو جائیگا، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس کی دلیل ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کی حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلال رات کے وقت اذان دیتے ہیں تم کھایا پیا کرو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے، اور صحیح بخاری میں اس معنی کی اور بھی کئی احادیث ہیں " انتہی

دیکھیں: المجموع (6 / 333).

اس بنا پر؛ اگر تو آپ کے محلہ کی مسجد کا مؤذن طلوع فجر کے وقت اذان دیتا ہے تو آپ کو اللہ اکبر سنتے ہی جماع سے رك جانا چاہیے.

اور اگر آپ کو علم ہو کہ مؤذن طلوع فجر سے قبل اذان دیتا ہے یا آپ کو شك ہو کہ پتہ نہیں وہ طلوع فجر سے قبل اذان دیتا ہے یا پھر طلوع فجر کے بعد تو آپ پر کچھ لازم نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے صبح یعنی طلوع فجر واضح ہونے تك کھانا پینا اور جماع مباح کیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اب تمہیں ان (بیویوں) سے مباشرت کی اور اللہ تعالی کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تك روزے کو پورا کرو البقرۃ (187).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی شخص دوران اذان یا اذان ختم ہونے کے پندرہ منٹ بعد سحری کا کھانا کھائے تو اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر سوال میں مذکور شخص کو علم ہے کہ یہ طلوع فجر سے قبل تھا تو اس پر قضاء نہیں، اور اگر اسے علم ہو کہ یہ طلوع فجر کے بعد ہے تو اس پر قضاء ہو گی.

لیکن اگر اسے علم نہیں کہ آیا اس کا کھانا پینا طلوع فجر سے قبل تھا یا بعد میں تو اس پر کوئی قضاء نہیں، کیونکہ اصل میں رات کا باقی رہنا ہے، لیکن مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے روزے کے متعلق احتیاط سے کام لے اور اذان سنتے ہی کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی اشیاء سے رك جائے، لیکن اگر اسے علم ہو کہ اذان طلوع فجر سے قبل ہوتی ہے تو پھر کھا سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 240).

دوم:

جب آپ اس حکم سے آپ جاہل تھے اور آپ کا خیال تھا کہ کھانا پینا اور روزہ توڑنے والی اشیاء سے اذان کے آخر میں رکنا چاہیے تو آپ پر کفارہ نہیں، احتیاطاً آپ کو اس روزہ کی قضاء میں ایك روزہ رکھنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ دینی امور کا علم حاصل نہ کرنے کی کوتاہی پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے.

مزید آپ سوال نمبر (93866) اور (37679) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .